اللہ اور بندے کا رشتہ

سات برس کا تھا جب مَیں نے پہلی بار دعا مانگی تھی
کچھ ایسے غم گھر میں اترے جو بچّوں کو بھی دِکھتے تھے
کچھ رشتے ایسے ٹوٹے تھے پھر واپس نہیں جُڑ سکتے تھے
بات بھی کچھ آسان نہیں تھی
مبہم اور واضح کی بھی اُس عمر میں کچھ پہچان نہیں تھی
ایک تغیّر تھا جس میں ہلچل تھی اور ہنگامہ تھا جو
خوف دلوں میں گھول رہا تھا
چھوٹے سے بچّے کا دل بھی ڈول رہا تھا
امّاں، ابّا، بھائی، بہن سارے تھے لیکن کوئی سہارا کم لگتا تھا
ڈوبتے دل کو کوئی کنارہ کم لگتا تھا
ہٹ کے سب سے، بچ کے سب سے
چھوٹے سے بچّے نے پہلی بار دعا مانگی تھی رب سے

https://emad-ahmad.com/

تیرہ سال کا تھا جب دل سے پہلی بار دعا مانگی تھی
پہلی مرگ نظر آئی تھی
پہلا سوگ سمجھ آیا تھا
ہنستے بستے گھر میں کیسے روگ کا جوگ بھی دَر آیا تھا
غم کو پہلی بار شعوری طور پہ بھی محسوس کیا تھا
جذبوں میں رونے دھونے سے بڑھ کر بھی کچھ غم ہوتے ہیں
پلکوں میں دل کی چوٹوں کے باعث بھی کچھ نم ہوتے ہیں
دل نے جذبوں اور سوچوں کے باہم ربط کو پہلی بار قریب کیا تھا
لوگوں کی جانب دیکھا تھا
اور سوچا تھا
سب تو اپنے اپنے درد لئے بیٹھے ہیں
میری کہانی کون سنے گا
تیرہ سال کے لڑکے نے سوچا تھا آخر
میرے دل کو کون پڑھے گا
دل سے پہلی بار دعا مانگی تھی اُس نے
رب کے آگے ہاتھ اٹھا کر رویا تھا وہ

https://emadahmad.com/

تئیس سال کا تھا جب پہلی بار شعوری طور پہ رب کے سامنے جا کر بیٹھ گیا تھا
ہاتھ اٹھا کر، ماتھا ٹیک کے، ناک رگڑ کر مانگ لیا تھا
یا رب مجھ کو ہمّت دے دے
فکرِ معاش و رزق میں کیسی کیسی ذلّت ہو سکتی ہے
اِس ذلّت کے ڈھیر سے مجھ کو عزّت دے دے
کس کے آگے جا کر اپنا ہاتھ بڑھاؤں
کاسہ لے کر کس گھر جاؤں
آخر کونسا در کھڑکاؤں
تنگیٔ داماں کسے دکھاؤں
کس کے آگے اپنے تن کا کپڑا کھولوں
کیا بولوں اور کیا نہ بولوں
تئیس سال کی عمر میں مَیں نے سارے کاسے توڑ دیے تھے
رب سے مانگا تھا اور اپنے دل کے دہانے کھول دیے تھے

https://emad-ahmed.com/

تیس برس کا تھا جب پہلی بار حقیقی طور پہ رب کے سامنے آ کر پیش ہوا تھا
دل نے جانے کتنے کرب اٹھا کر آخر جان لیا تھا
رب کے سِوا سب کچھ مایہ ہے
اُس کے سِوا سب کچھ دھوکہ ہے
سوچوں نے دنیا کی حقیقت سالوں میں پرکھی تھی اور اب
کُلّی طور پہ صرف خدا کو سچ سمجھا تھا
صرف اُسے ہی رب جانا تھا

اب چالیس برس کا ہوں اور پیچھے مڑ کر دیکھ رہا ہوں

سات برس کا بچّہ بھی پہچان رہا تھا
تیرہ سال کا لڑکا بھی یہ جان رہا تھا
تئیس سال کا بندہ یہ گردان رہا تھا
تیس برس میں آ کر لیکن مہر لگی تھی
جان لیا تھا
عمر کے اِس ہنگام میں اصلی حاصلِ دل ایمان رہا تھا

https://emad-ahmad.com/

اُس کے بعد گزارے تھے کچھ سال تلاشِ ذات کے اندر
اپنے من میں ہوتی غم اور نم کی اِک برسات کے اندر
خرد کی گہری بات کے اندر، جُنوں کی لمبی رات کے اندر
اکثر رب اور بندے کے رشتے کی توجیہات کے اندر

آج حقیقت جان چکا ہوں
سمجھ چکا ہوں
چہرے، قصّے، لوگ، محبت
رشتے ناطے، خواہش، راحت
دنیاداری، عزّت، ذلّت
دل کی حالت، سوچ کی وحشت
وقت کے ساتھ بدل جاتے ہیں
سارے موسم ڈھل جاتے ہیں
جان چکا ہوں

https://emad-ahmad.com/

ربطِ حقیقی کیا ہوتا ہے
بحثِ حقیقی کیا ہوتا ہے
ایک حقیقت بھیڑ میں واضح دِکھتی ہے تو کیوں دِکھتی ہے
علمِ یقینی کیا ہوتا ہے
دنیا منظر سے ہٹ کر پس منظر کیونکر بن جاتی ہے
حقِ یقینی کیا ہوتا ہے
جب پس منظر بھی غائب ہو جاتے ہیں اور نظروں میں بس
ایک محبت رہ جاتی ہے
عینِ یقینی کیا ہوتا ہے

آج یقیناً کہہ سکتا ہوں
آج یہ دعویٰ کر سکتا ہوں
چہرے، قصّے، لوگ، محبت
رشتے ناطے، خواہش، راحت
دنیاداری، عزّت، ذلّت
دل کی حالت، سوچ کی وحشت

https://emad-ahmad.com/

سب کچھ ایک فسانہ ہی ہے
ایک حیات، الٰہی تُو ہے!
دنیا ایک تصوّر ہی ہے
اصلی ذات، الٰہی تُو ہے!
زیست میں ایک تغیّر ہی ہے
ایک ثبات، الٰہی تُو ہے!

https://emad-ahmad.com/